Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/ S. Sinha College, Aurangabad.
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II Sem Paper - 08
7. Title/Heading of e-content : SAWANEH NIGARI KA AGHAZ WA ERTEQA
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

18-09-2020

سوانح نگاری کا آغاز و ارتقاء

M.A. II Sem Paper - 08

اردو میں سوانح نگاری کا آغاز دکن میں ہوا۔ وہاں کی مثنویوں میں سوانح کے اولین نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ نصرتی نے اپنے والد، اپنے مربی علی عادل شاہ اور دیگر شخصیتوں کی سیرت و سوانح نہایت عمدگی سے بیان کی ہے۔ اس کے بعد شعراء اردو کے تذکروں کا دور شروع ہوتا ہے۔ ان تذکرہ نگاروں نے سیرت و سوانح نگاری کو اپنی ذمہ داری خیال نبھایا۔

محمد حسین آزاد کی "آب حیات" اور سر سید کے "تہذیب الاخلاق" کے مضامین اور خطوط سے قطع نظر آثار الصنادید، خطبات اور سیرت فریدیہ جیسی تصانیف میں سوانحی عناصر ملتے ہیں۔ لیکن بحیثیت سوانح نگار حالی اردو کے پہلے باقاعدہ سوانح نگار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ بقول شیخ چاند "حیات سعدی لکھ کر حالی نے اردو زبان میں فن سوانح نگاری کا سنگ بنیاد رکھا۔"

حالی نے حیات سعدی، یادگار غالب اور حیات جاوید تین سوانحی کتابیں لکھیں جن سے اردو ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ ان سوانح عمریوں کا اجتماعی مقصد قوم میں جوش، ولولہ بیدار کرنا ہے۔ اور ان کے کرداروں کی خصوصیات کو ابھار کر آئندہ نسلوں کے لیے نمونہ فراہم کی۔ حالی نے تینوں سوانح عمریوں میں سادہ و سہل زبان استعمال کی ہے۔ حالی کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اردو میں سوانح نگاری کا شوق عام کیا اور اس صنف کی اہمیت

بحیثیت سوانح نگار شبلی کے موضوعات کا دائرہ مذہبی اور تاریخی ہے۔ ان کا مقصد تاریخ اسلام کے شاندار پہلوؤں کو قوم کے سامنے پیش کرکے احیائے جدید کو تقویت پہنچانا ہے۔ المامون، سیرت النعمان، الفاروق، الغزالی، سوانح مولانا روم، سیرۃ النبی

وغیرہ ان کی اہم سوانح عمریاں ہیں - شبلی کی سوانح عمریاں اس لئے بھی زیادہ مقبول ہوئیں
کہ انہوں نے برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب کیا - انہوں نے بہت تلاش و تحقیق سے کام لیا اور
نہایت شگفتہ زبان اختیار کی - حالی اور شبلی کے علاوہ اس دور میں مرزا حیرت، عبدالرزاق،
حافظ عبد الرحمن، منشی امتیاز عالم، قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور فضل حسین ثابت
وغیرہ نے فن سوانح نگاری میں دلچسپی لی - حالی و شبلی کے دور کے بعد ۱۹۱۴ء سے ۱۹۳۶ء کے دور
میں جن لوگوں نے موضوع فن اور اسلوب کے اعتبار سے فن سوانح نگاری کے تقاضوں کو بڑی حد
تک پورا کیا ان میں سب سے اہم سید سلیمان ندوی کا ہے - ان کے یہاں وہی جوش و جذبہ اور تحقیق
انداز ملتا ہے جو شبلی کی سوانح عمریوں کا خاصہ رہا ہے
اسلم جیراجپوری کی حیات جامی، حیات حافظ اور سیرت عمرو بن عاص
مختصر ہونے کے باوجود اچھی سوانح عمریاں ہیں - شوق بلگرامی نے ائمہ اثنا عشری کی سوانح عمریوں کا سلسلہ
شروع کیا - مولانا عبد السلام ندوی کی سیرت عمر بن عبد العزیز "تحقیق کے بے لاگ تجزیے، اسلوب
کی دلکشی و سادگی کی بنا پر اچھی سوانح عمریاں ہیں - غلام رسول مہر کی "غالب" اردو سوانح نگاری کے
ارتقاء میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے - مہر نے سوانح نگاری میں ایک نئے طرز کی بنیاد ڈالی ہے -
مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ادب میں ابتداءً جو سوانح عمریاں لکھی
گئیں ان کا غالب رجحان مذہبی، اصلاحی اور قومی تھا لیکن آزادی کی تحریک، مغربی اثرات بین الاقوامی
تجربات کے علاوہ نفسیاتی ترقی نے سوانح نگاری کو نئی جہتوں سے آشنا کیا -

---

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. II Sem. Paper - 08
Title/Heading of E-Content: SAWANEH NIGARI KA AGHAZ WA ERTEQA

Whats app. No. 9431632576